جستجو

علم ومعرفت اور تحقیق وجستجو اِنسان کی پہچان کا فطری اور بنیادی حوالہ ہے جس پر نسلِ انسانی کی ظاہری و باطنی اور مادی وروحانی ترقیات کا انحصار ہے۔اس حوالے کا اوّل وآخر محرک اور متعارف کنندہ دینِ فطرت (اسلام) ہے، جو انسان کو کائنات کا مرکزی عنوان قرار دیتے ہوئے اس کے مقام ومرتبے کی مختلف جہات کی وضاحت کرتا ہے اور اس کے عروج وزوال میں کارفرما عوامل پر روشنی ڈالتا ہے۔

اِسلام نے دنیا کو دعوتِ تحقیق دی تاکہ انسان اپنے اندر موجود صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے فطرت کے سربستہ راز کھولے، اپنے اندر کی اور خارجی کائنات میں پھیلے نوع بہ نوع مظاہر فطرت کی حقیقت اصلی کو جانے اور اپنے منفرد مخلوق ہونے کے ثبوت کو پختہ سے پختہ تر کرتا چلا جائے۔ اِسلام کی یہ دعوتِ فکر ایک زبردست اور بے مثال تحریک میں ڈھل گئی اور علم وتحقیق اور رشد وہدایت کی ضیا پاشیوں نے چاردانگِ عالم کو روشن کر دیا۔حقیقت اشیاء کا ادراک ہوا تو زاویہ ہائے فکر وشعور بدل کے رہ گئے۔غیروں نے بھی اِس چشمۂ صافی سے فیض پایا اور اِس کا اعتراف بھی کیا، یورپ کا انصاف پسند طبقہ معترف ہے کہ اسلام ہی کی تحریک علم وتہذیب نے انہیں جھنجھوڑا اور خوابِ غفلت سے بیدار کیا—— کاش! ہمارے اپنے اندر بھی یہ احساس باقی رہتا اور ہم اپنے حقیقی حوالۂ تشخص سے وابستہ رہتے تو آج اقوام غیر کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے نہ دیکھ رہے ہوتے بلکہ آج کا ترقی یافتہ یورپ عالمِ اسلام سے اُسی طرح راہنمائی لے رہا ہوتا جس طرح اُس نے اپنی نشاۃِ ثانیہ کے لیے ایسا کیا تھا، مگر ہمیں تو اِس المیے نے مارا کہ:

؎ گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

مطالعۂ قرآن حکیم سے پتہ چلتا ہے کہ اُمتِ مسلمہ خیر الامم (The best Ummah of the world) ہے اور اس کا منصب قیادتِ اقوام عالم ہے۔''**كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ**'' مگر یہ اعزاز اور منصب اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ فریضۂ '**امر بالمعروف ونہی عن المنکر**''انجام دے اور کلمۂ حق پر ثبات واستقامت کا مظاہرہ کرے۔ یقیناً اس کے لیے ضروری سوائے اس کے شاید کچھ اور نہیں کہ ہم پھر سے فکر وعلم، تحقیق وجستجو اور ایمان وعمل کے میدانوں میں اُتر جائیں۔

؎ سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا!!

اقبالؒ نے ایک صدی قبل عالم اسلام کو یہ یاد دلایا تھا کہ فراموش کردہ سبق کو پھر سے پڑھو۔ اپنے اسلاف ومشاہیر کی رقم کردہ درخشاں تاریخ کو دہراؤ جس میں جینے کا پیغام، بقا کا راز اور قیادت اقوام کا سامان ہے۔ وہ سبق یہی ہے کہ دلِ مردہ، زندہ ہو جائے۔ دلِ مردہ کا علاج علم وتحقیق ہے۔ اس علاج کی ضرورت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔

ؔ دلِ مردہ ، دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

آج ہمیں ہر شعبۂ حیات میں علم وتحقیق کی ضرورت ہے تاکہ ہم شکوک وشبہات کے اِس دور اور دہشت وتصادم کی اِس فضا میں حقیقتِ احوال اور حقیقتِ ارضی (Ground Reality) کو جان سکیں۔ کائنات کی ہر جہت دینِ فطرت کا عنوان ہے، جو صدیوں سے علماء ومحققین کی توجہ کا مرکز ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور رہے گا اس لیے کہ:

ؔ یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دما دم صدائے کُن فیکوں

عصرِ حاضر میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لیے ناگزیر ہو چکا ہے کہ معاشرے کو پیش آمدہ نئے مسائل پر حقیقتِ احوال وحقیقتِ ارضی کی بنیادوں پر مثبت اور تعمیری تحقیقات پیش کریں کہ یہ وقت کا اہم تقاضا اور اداروں کی بقاء کا سوال ہے۔

مٹی میں ذرا سا بھی نم ہو تو زمین کی زرخیزی اُبھر ہی آتی ہے اور ناامیدی امید میں بدل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ پھر سے بیداری کے سفر پر گامزن ہے اور وطنِ عزیز پاکستان بھی اس میں برابر کا ہم سفر ہے۔ وطنِ عزیز کے طول وعرض میں پائے جانے والے اعلیٰ تعلیمی اداروں اور بالخصوص جامعات سے قابلِ قدر تحقیقی رسائل وجرائد شائع ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ایک دہائی سے اِن تحقیقی مجلات کا معیار ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان (HEC) کی ہدایات وشرائط کی روشنی میں متعین ہو رہا ہے جسے خوب سے خوب تر کی تلاش کا سلسلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سرکاری سطح پر اب صرف ان تحقیقی مقالات کو مستند اور معیاری تسلیم کیا جاتا ہے جو ایچ ای سی کے منظور شدہ مجلات میں شائع ہوتے ہیں۔ لہٰذا یونی ورسٹیوں کے مختلف شعبہ جات میں اِس حوالے سے شدید احساس پایا جاتا ہے کہ اُن کے تحقیقی مجلّات مذکورہ معیار کے مطابق ہو جائیں۔

''ضیائے تحقیق'' کا شمارہ ہذا شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی فیصل آباد کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا مسلسل چوتھا شمارہ ہے جس میں ایچ ای سی کی ہدایات کو باقاعدہ مدِنظر رکھا گیا ہے۔ یہ شمارہ کل نو (۹) تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے جن میں سے دو مضامین انگریزی زبان میں ہیں۔ ان مقالات کے موضوعات اور ان کے مختصر مندرجات حسبِ ذیل ہیں:

☆ پہلا آرٹیکل بعنوان ''حدِ رجم — مولانا اصلاحی کے مؤقف کا تنقیدی جائزہ'' ہے جو ڈاکٹر اختر حسین عزمی نے تحریر کیا ہے۔ مولانا امین اصلاحی کا شمار عصرِ حاضر کے معروف مفسرین کرام میں ہوتا ہے۔ مولانا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دین کی تشریح کرتے ہوئے اُن کی فکر کئی ایک مقامات پر تفردات سے عبارت ہے۔ ان کی تفسیر ''تدبر القرآن'' کے مختلف مقامات اس کے آئینہ دار ہیں جن میں سے ان کا ایک تفسیری تفرد شادی شدہ زانی/زانیہ کے لیے حدِ رجم کا مسئلہ ہے۔ اس حوالے سے مولانا اصلاحی کی منفرد رائے یہ ہے کہ رجم یعنی سنگ سار کرنے کی سزا محض غنڈوں اور بدمعاش صفت زانیوں کے لیے ہے۔ مقالہ نگار نے بائبل، قرآن وحدیث اور شریعت اسلامیہ کے دیگر مآخذ کے حوالے سے حدِ رجم کا معروف تاریخی ثبوت پیش کرتے ہوئے مولانا اصلاحی کے مؤقف/تفسیر تفرد کے تمام پہلوؤں کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

☆ دوسرا مضمون ''علم الفواصل اور اس کی مبادیات'' ہے جو یاسر عرفات اعوان کا تحریر کردہ ہے۔ حفاظتِ قرآن کے سلسلے میں جن وسائل کا اہتمام کیا گیا ان میں سے ایک اہم وسیلہ ''علم الفواصل'' ہے، جس کا مقصد قرآن حکیم کی سورتوں، آیات اور کلمات وحروف کی تعداد کی حفاظت ہے۔ محقق نے فواصل کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے اس علم کی اقسام اور مبادیات پر بہت عمدہ تحقیق پیش کی ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر جامع معلومات فراہم کی ہیں۔

☆ ''روایتِ حدیث میں تحقیق کی اہمیت'' ڈاکٹر محمد طیب کا مضمون ہے جس میں حدیثِ نبوی ﷺ کی تشریعی حیثیت واضح کرتے ہوئے حفاظت حدیث کی اہمیت کے پس منظر میں مختلف اہم ذیلی عنوانات کے تحت حدیث کے سلسلۂ روایت کی تحقیق کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ چوتھا مضمون بعنوان ''نبی کریم ﷺ کی تعلیمی حکمتِ عملی'' ڈاکٹر قاری محمد اقبال کا تحریر کردہ ہے۔ جس میں علم نافع اور غیر نافع میں تفریق واضح کرتے ہوئے سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں علم نافع کی اہمیت اور اِس کے لازمی حصول پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اِسی طرح تعلیم وتربیت کے امتزاج پر تاکیدی نکات بیان کیے گئے ہیں۔

☆ ''جدید معاملاتِ بینکاری احکام شرعیہ کی روشنی میں'' ڈاکٹر نسیم محمود کا تحقیقی مضمون ہے جس میں بینک کی تعریف وتاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے مروّجہ جدید امور ومعاملاتِ بینکاری مثلاً اکاؤنٹ کی مختلف اقسام، اجارہ کی صورتوں، زکوٰۃ کی کٹوتی، قرضِ حسنہ کی سکیموں اور بینکوں کے جاری کردہ مختلف طرح کے کارڈز کا شرعی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

☆ ''معلم اور متعلّم کی ذمے داریاں'' ڈاکٹر ممتاز سدیدی کا تحریر کردہ مضمون ہے جس میں سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اساتذہ اور طلبہ کے اہم اور بنیادی فرائض کی نشان دہی کرتے ہوئے تحقیقی نکتۂ نظر واضح کیا گیا ہے۔

☆ کسی بات کی تفہیم وتبلیغ میں امثلہ کا بیان بہت اہم ہے۔ بذریعہ امثال مشکل بات کا فہم آسان ہو جاتا ہے۔ اِسلام دینِ فطرت ہے چنانچہ قرآن وحدیث میں جابجا مختلف مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ اس حوالے سے ''دین کی تفہیم میں امثال کی اہمیت'' کے موضوع پر محمد کریم خان کا مضمون شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔

☆ "An analytical study of Kashf-ul-Mahjub" ڈاکٹر طاہر رضا بخاری کا مضمون ہے۔ جو سید علی ہجویریؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' کے تجزیاتی مطالعے پر مشتمل ہے۔ اِس مضمون میں ''کشف المحجوب'' کے مختلف پہلوؤں اور بالخصوص اِس تصنیف کی تصوّف میں بنیادی حیثیت واہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ دوسرا انگریزی مضمون "Issue of Pork eating, in the light of Revealed teachings" ہے جو غلام حیدر کا تحریر کردہ ہے۔ اِس مقالے میں بائبل، قرآن وحدیث اور جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں لحمِ خنزیر کھانے کے ہمہ پہلو مضرِ صحت اثرات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

(مدیر)

ooo